ہندوستان میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم و تربیت

جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے سابق صدر شعبۂ دینیات حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کے دیرینہ تعلیمی تجربات اور مسلسل تعلیمی مطالعہ کا ایک ایسا مستحکم و معنی خیز نتیجہ جو اپنے مسلمات اور تجویزوں کے لحاظ سے پڑھنے والوں کو مسئلۂ تعلیم کے متعلق ٹھیک اس سیدھی راہ پر پہنچا دیتا ہے جس کی تلاش میں مسلمانانِ ہند تقریباً ایک صدی سے حیران و پریشان ہیں، ہندوستان کو وطن بنانے کے بعد مسلمانوں نے اس ملک میں تعلیم و تربیت کا جو نظام قائم کیا تھا اس کتاب میں اس کی عجیب و غریب خصوصیات کو صحیح اور معتبر تاریخی شہادتوں کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ اساتذہ طلبار، طریقۂ تعلیم، نصابی تغیرات، طلبہ کے قیام و طعام، کتابوں کی فراہمی۔ ان کلی مباحث کے ساتھ ساتھ کتابت میں مسلمانوں کی حیرت انگیز چابک دستیاں، اشاعتِ کتب کے طریقے، مسلمانوں سے پہلے اس ملک میں کاغذ کا فقدان، کاغذ سازی کے کارخانے، کاغذ کے اقسام، سلاطین اور علمار کا تعلیم سے تعلق، ہندوستان میں تعلیمی نصاب کی ہر زمانہ میں افادہ کے لحاظ سے برتری بیرونِ ہند کے اسلامی ممالک وغیرہ میں ہندوستانی علمار کا امتیاز و تفوق اُن کے سوا بلا مبالغہ بیسیوں نکات و حقائق جن کا مختلف اہم مسائل سے تعلق ہے اس کتاب میں پہلی دفعہ پیش کیے گئے ہیں۔ ان تاریخی و تعلیمی مباحث کے ساتھ ساتھ گذشتہ تعلیمی نصاب ہی کو نمونہ بنا کر دعویٰ کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے لئے دینی و دنیوی دو قسم کی تعلیم گاہوں کی قطعاً ضرورت نہیں ہے بلکہ ایک ہی نظامِ تعلیم سے دونوں نتائج بآسانی حاصل کئے جا سکتے ہیں اور یہی مسئلہ اس کتاب کا اصل مسئلہ ہے۔ کتاب کی دو جلدیں ہیں، دوسری جلد میں اسلامی تربیت کے طریقوں کو نہایت تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ جلد اول صفحات ۳۹۰ بڑی تقطیع زیر طبع ...... جلد دوم صفحات ۳۶۰ بڑی تقطیع قیمت غیر مجلد صرر سے ر